رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹ عہ
ششماہی ۵ عہ
سہ ماہی ۳ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

نمبر ۱۷۶	مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۳۷ء	یوم شنبہ	۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک گلے میں تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دردِ سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرماتے رہیں :.

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزشِ پیشاب کی بہت تکلیف ہے۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا کریں :.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ کی راہ میں تمام تکالیف استقلال اور ہمت کے ساتھ برداشت کرو

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وُہ بُزدلی کو نہ چھوڑے گی۔ اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے طیار نہ رہے گی۔ وُہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس وقت خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ۔ تم کو ستایا جاتا ہے۔ گالیاں سُننی پڑتی ہیں۔ قوم اور برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو جو تکالیف مخالفوں کے خیال میں آسکتی ہیں اس کے دینے کا وُہ موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ لیکن اگر تم نے ان تکالیف اور مشکلات اور ان موذیوں کو خدا نہیں بنایا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کو خدا مانا ہے۔ تو ان تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو۔ اور ہر ابتلاء اور امتحان میں پُورے اُترنے کے لئے کوشش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کی توفیق۔ اور مدد چاہو۔ تو میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے"۔ (الحکم ۲۴۔ جنوری ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمٰن مصری کی اپنی خودساختہ "امارت" کا ڈھونگ رچانے کے لئے سعی ناکام

مصری صاحب کی اندرونی کیفیات بے نقاب ہو گئیں

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور میاں فخرالدین ملتانی ایک لمبے عرصہ سے اندر ہی اندر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف جن نہائت ہی شرمناک سازشوں میں مصروف تھے۔ اور جن کی وجہ سے ان کے دل کی سیاہی اس قدر بڑھتی چلی گئی۔ کہ آخر خدا تعالےٰ نے ان کو ایک گندہ اور ناپاک عضو سمجھ کر جماعت احمدیہ ایسی مقدس جماعت سے کاٹ کر الگ پھینک دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے وہ تمام منصوبے اپنے دستِ قدرت سے کھولکر رکھدیئے ہیں۔ اور یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ یہ غداران خلافت منافقت کا پردہ اوڑھ کر جماعت احمدیہ کے شیرازہ کو بکھیرنے اور اس کے اتحاد کو برباد کرنے کے لئے ایک لمبے عرصہ تک کوشاں رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلافتِ حقہ سے معزول کرنیکا ناپاک منصوبہ بھی اپنے سینہ میں دبائے بیٹھے رہے۔ اور مصری صاحب اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مسموم ذہنیت سے بعض دوسروں کو بھی زہرآلود کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ آخر وہ وقت آگیا۔ جبکہ انکی بداعمالی کا پیمانہ پُورے طور پر لبریز ہو گیا۔ اور خدا تعالےٰ نے انہیں اپنی پاک جماعت سے بوسیدہ دانت کیطرح نکال کر الگ پھینک دیا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے اپنے اندرونہ کو چھپانے کے لئے اگرچہ کئی قسم کی ناکام کوششیں کیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اب نہیں چاہتا کہ ان فتنہ پردازوں کے ناپاک عزائم پر پردہ پڑا رہے۔ بلکہ وہ انہیں پورے طور پر بے نقاب کر کے انکی غداری کا تمام دنیا میں اعلان کرنا چاہتا ہے چنانچہ آج ہی اخبار زمیندار میں ایک تار شائع ہوا ہے۔ جو فخرالدین ملتانی نے اسے اشاعت کے لئے بھیجا اور اخبار زمیندار نے "قادیان میں نیا امیرالمومنین منتخب کر لیا گیا خلیفہ بشیر کو تختِ سلطنت سے علیحدہ ہو جانے کا حکم" کے پُورے صفحہ کے عنوان سے ان الفاظ میں شائع کیا ہے:۔

"قادیان ۲۸ جولائی۔ مجلس احمدیہ مرزائیوں کی اس جماعت کا نام ہے جنہوں نے قادیان کے موجودہ خلیفہ (میاں بشیر) کیساتھ رشتہ وفا توڑ دیا ہے۔ اس جماعت نے ۲۷ جولائی کو ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے فیصلہ کیا۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری امیر جماعت کی امارت کو جملہ ارکان جماعت نے قبول کر لیا ہے۔ اس لئے ان کے امیر ہونے کا اعلان کر دیا جائے۔

مجلس امیر جماعت کے اس مطالبہ کی تائید کرتی ہے۔ کہ حضرت امیر نے مرزا بشیر کے خلاف جو الزامات عائد کئے ہیں جن کی تفصیل اس مکتوب میں موجود ہے۔ جو بارگاہ امارت سے میاں بشیر کو ارسال کیا گیا ہے۔ ان کی جانچ پڑتال اور تفتیش کی غرض کے پیش نظر ایک آزاد کمیشن کا تقرر فی الفور عمل میں لے آیا جائے۔ اگر یہ الزامات صحیح ثابت ہوں۔ تو میاں بشیر کو مسند خلافت سے برطرف کر کے (اخرج منہا مذموماً مدحوراً کہہ کر) نیا خلیفہ منتخب کر لیا جائے۔ اور جب جدید خلیفہ کا انتخاب عمل میں آجائے۔ تو مجلس احمدیہ کو توڑ دیا جائے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ جو حضرات خفیہ طور پر مجلس احمدیہ کے دائرہ رکنیت میں شامل ہوں۔ ان کے اسمائے گرامی صیغہ راز میں رکھے جائیں میاں بشیر سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ ہمیں "خوارج" "فاسق" "منافق" "مرتد" وغیرہ کے القاب سے یاد کرنا چھوڑ دے قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقلیں مرزا محمود۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ گورنر پنجاب۔ وزیراعظم پنجاب اور جرائد کو بھیجی جائیں"۔

اس تار کو پڑھ کر جو سلسلہ احمدیہ کے ایک اشد ترین معاند اخبار میں فخرالدین ملتانی نے شائع کرایا ہر شخص یقینی طور پر سمجھ سکتا ہے۔ کہ شیخ مصری کا یہ تمام شور و شر محض اپنی امارت کا ڈھونگ رچانے اور اپنی جھوٹی اور خودساختہ خلافت کو قائم کرنے کیلئے ہے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ کے مقابلہ میں اپنی جعلی اور خودساختہ "امارت" کا ڈھونگ رچانے والوں کا وہی انجام ہوگا۔ جو ہمیشہ سے بدباطن انسانوں کا خدائے قدوس کی سنت ہے دنیا میں رسوا کرتا ہے

170

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر جمعیۃ فتیان الاحمدیہ کی دعوت کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو مشکلات کے مقابلہ میں بہادرانہ طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر ۱۰ - جولائی اس دعوت کے موقعہ پر فرمائی - جو جمعیۃ فتیان الاحمدیہ نے جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں جیل سے رہا ہونے پر دی *

حضورؑ نے فرمایا :-

مجھے اس وقت سر درد اور گلے میں تکلیف ہے - لیکن میں نے نہ چاہا کہ اس تقریب سے غیر حاضر رہوں جس میں اس وقت احباب جمع ہوئے ہیں میرے نزدیک ہماری جماعت میں ہی نہیں - بلکہ ہندوستان میں یہ

پہلا موقعہ

ہے - کہ اس حالت کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے جو بدقسمتی سے نظام حکومت میں پیدا ہو گئی ہے - ہماری

جماعت کا ایک فرد جیلخانہ میں

گیا - ہمیں عدالتوں سے شکوہ نہیں - اس لیے کہ عدالت اس قانون کی پابندی کے لئے مجبور ہے - جو اس کے سامنے حکومت نے رکھا - اور اس شہادت کو قبول کرنا یا کم از کم اس کی طرف مائل ہونا قدرتی امر ہے - جو حکومت کی طرف سے پیش کی جاتی ہے آگے یہ حکومت کا کام ہے - خصوصاً پولیس کا کہ ایسی شہادت پیش کرے - جو سچی ہو - مگر بدقسمتی سے جیسا کہ ہائی کورٹوں کے فیصلے دلالت کرتے ہیں - ہندوستان کی پولیس اس بارہ میں بہت کوتاہی کرتی ہے - اور اس وجہ سے مجرم اور غیر مجرم میں امتیاز نہیں ہو سکتا - ان حالات میں ضروری ہے - کہ لوگ قربانی کر کے حکومت کی توجہ ادھر پھیریں *

ابھی گزشتہ دنوں یہ سوال پیش ہوا تھا - کہ

ایگزیکٹو اور جوڈیشل کو الگ الگ کیا جائے -

مگر حکومت نے اس کی مخالفت کی - اس کی وجہ یہی تھی - کہ ایگزیکٹو اور جوڈیشل کے اکٹھے ہونے کی خرابی کو نمایاں طور پر حکومت کے سامنے لایا نہیں گیا - ورنہ حالت اس حد کو پہونچ گئی ہے - کہ کوئی دیانت دار یہ کہہ نہیں سکتا - کہ اس بارے میں اصلاح کی ضرورت نہیں ایک مجسٹریٹ جس کی ترقی کا انحصار

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی مسکراہٹ

پر منحصر ہو - کیونکہ ممکن ہے - کہ اس گواہی کو دیکھ کر جسے سپرنٹنڈنٹ پولیس - یا دوسرے پولیس والوں کی طرف سے پیش کیا جائے - رد کر دے - وہ جانتا ہے - کہ میری کامیابی یا ناکامی اس سے وابستہ ہے - اس میں شبہ نہیں - کہ بعض حماقت سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں - کہ بہر حال جوڈیشل اور ایگزیکٹو کو اگر الگ بھی کیا جائے - تو بھی ایک مقام پر جا کر وہ ایک ہاتھ میں جمع ہو جائیں گی - مگر ابتدائی حالتوں میں ایسا ہونا اور بات ہے - اور انتہائی حالتوں میں ہونا اور بات - انگلستان میں بھی بادشاہت یا وزارت کے ہاتھ میں جوڈیشل اور ایگزیکٹو محکموں کی باگیں جمع ہو جاتی ہیں - مگر ان بالا افسروں کو

لوکل معاملات

سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی - ان کا عہدہ اتنا بالا - اور بلند ہوتا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے - اور جائز طور پر خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ ان معاملات میں دخل نہ دیں گے - پس سوال ماتحت اور چھوٹے افسروں کا ہے - جن کا روزانہ میل جول آپس میں ہوتا ہے - اور جو ایک دوسرے سے تعلقات رکھتے ہیں - وہ مجبور ہوتے ہیں - کہ ان تعلقات کو نبھائیں - اور ایک دوسرے کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے منشاء کے مطابق کام کریں *

میں نے اس بات کو مدنظر رکھ کر قبرستان کے مقدمہ میں جو ملزم تھے - ان کو مشورہ دیا تھا کہ اگر بطور سزا جرمانہ ہو - تو ادا نہ کریں - اور

قید قبول کریں

ہاں اگر حکام خود جرمانہ لے لیں - تو اور بات ہے - خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت باقی سارے ملزمین تو رہا ہو گئے - اور صرف مولوی عبد الرحمان صاحب باقی رہ گئے - جن کو موقعہ مل گیا - کہ جیل میں چلے جائیں - مگر ان کی مثال امریکہ کے ان سیاحوں کی سی ہے - جو پندرہ - بیس روز کے لیے ہندوستان آتے - اور پھر واپس جا کر

ہندوستان کی سیاسیات

پر کتاب لکھ دیتے ہیں اگر وہ لوگ پندرہ بیس روز کی سیاحت کے بعد ہندوستان پر کتاب لکھ سکتے ہیں - تو کوئی وجہ نہیں - کہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب پندرہ بیس روز جیل خانہ میں رہ کر

جیل خانہ کے متعلق کتاب

نہ لکھ دیں - اگر وہ کسی اچھے مصنف سے مل کر ایسی کتاب لکھیں - تو میرا خیال ہے - کہ بہت مفید ہو سکتی ہے ان لوگوں کے اثرات جو عادی مجرم ہوتے ہیں - جیل خانہ سے نکلتے ہوئے یہ ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں - کہ ہمارا لوٹا اور کمبل محفوظ رکھنا - ہم پھر آ جائیں گے لیکن ایک شریف انسان کا یہ خیال نہیں ہوتا - چاہیے یہ خیال ہو - کہ اگر خدا تعالیٰ کے رستہ میں پھر تکلیف اٹھانی پڑے - تو پھر تیار ہوں - مگر یہ غیر معین صورت ہوتی ہے - کہ اگر خدا تعالیٰ نے امتحان لینا ہو - تب قید کی تکلیف اٹھائیں یہ نہیں - کہ ان کی خواہش ہو - پھر اسی جیلخانہ میں آئیں - بیسیوں لوگ ایسے ہوتے ہیں - جو جیل خانہ سے بہت کچھ کما کر لاتے ہیں یا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملازمین سے تعلق

پیدا کر لیتے ہیں۔ اور قیدیوں کو سگریٹ تمباکو شراب وغیرہ پہونچاتے ہیں۔ روپیہ کی چیز چار آنے کی قیدیوں تک پہونچتی ہے۔ باقی ملازموں اور کام کرنے والے قیدیوں کے حصہ میں آتی ہے ان کے قید کے زمانہ میں ان کا حصہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور جب وہ باہر آتے ہیں تو لے لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر کہیں کہ ہم پھر اس جیل خانہ میں آئیں گے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ؎

مجھے ایک افسر نے بتایا۔ کہ جیل خانہ کے ایک سپرنٹنڈنٹ نے جو مر گیا ہے۔ جیل خانہ سے اپنے گھر آٹے کی کچھ بوریاں بھجوائیں۔ چونکہ پہلے پہل جب میں وہاں گیا تھا۔ تو اس نے مجھے نصیحت کی تھی۔ کہ آپ احمدی ہیں۔

بہت احتیاط

رکھیں۔ یہاں اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اس لئے کچھ دنوں کے بعد جب میں نے دیکھا۔ کہ باہر ایک گڈا کھڑا ہے۔ اور اس پر بوریاں لادی جا رہی ہیں۔ اور میرے پوچھنے پر کہ کیسی ہیں۔ لادنے والوں نے بتایا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ کے گھر جا رہی ہیں۔ تو میں نے ملازمین کو ڈانٹا کہ تم انہیں کیوں بدنام کرتے ہو۔ اور بوریاں رکھوا لیں۔ دوسرے دن جب وہ آیا۔ تو میں نے اسے یہ واقعہ بتایا۔ اسے سنکر وہ کہنے لگا۔ کہ ملازم بہت شریر اور خبیث ہیں۔ آپ نے اچھا کیا۔ لیکن دوسری اور تیسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ آخر اس نے مجھے دفتر میں بلایا۔ اور کہنے لگا۔ دیانت وغیرہ مسلمانوں کی آپس میں ہوتی ہے۔ یہ کافر ہیں۔ ان کا مال لینا ناجائز نہیں پھر اس قسم کا مال میں اپنے پاس رکھتا نہیں کرتا یہ تو تین سو روپیہ۔ سو روپیہ فلاں مسجد کو سو روپیہ فلاں انجمن کو اور سو روپیہ فلاں احراری مولوی صاحب جو قید ہیں ان کی والدہ کو بھجوا دو۔ اس طرح اس نے مجھ سے وہ روپیہ خرچ کرایا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ اس دفعہ یہ روپیہ دیا جا رہا ہے۔ تاکہ آئندہ کے لئے مجھے خاموش کرایا جائے۔ تو جیل خانہ کے ملازموں کا

ایک حصہ متواتر حرام خوری کرتا ہے

اور ان کے شریک کار ان کے ساتھ مل کر کھاتے ہیں۔ شریف بھی ہوتے ہیں جو ہندوستانیوں میں بھی اور انگریزوں میں بھی ہیں۔ مگر جہاں ایسے افسر ہوں جو ناجائز طور پر کمانے والے ہوں وہاں جیل میں ان قیدیوں کا جو ان کے مددگار ہوتے ہیں رہنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے نوکری کر لی۔ اور وہی یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ لوٹا اور کمبل سنبھال رکھنا۔ ہم پھر آئیں گے۔ ایسے قیدیوں کا قید خانہ کے متعلق نقطہ نگاہ اور ہوتا ہے۔ مگر ایک

شریف کا نقطہ نگاہ

اور ہوتا ہے۔ گو مولوی صاحب کو ساری باتوں کا صحیح طور پر علم نہیں ہو سکتا کیونکہ بہت سی باتیں ان کی نظر سے پوشیدہ رہیں۔ تاہم وہ جو کچھ بیان کریں گے۔ اس میں ان کا نقطہ نگاہ اور ہوگا۔ کہتے ہیں کسی ملا نے لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ نمازیں پڑھا کرو۔ ورنہ جہنم میں جاؤ گے۔ جہاں خطرناک سانپ ہوتے ہیں۔ پیپ اور خون کھانے کو ملتا ہے۔ آگ جلتی ہے غرض جو کچھ قرآن و حدیث یا پرانی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ اس نے سنایا اس پر ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ اس ملا کو جہنم کا کچھ پتہ نہیں۔ یہ سب جھوٹ بول رہا ہے۔ لوگوں نے اسے کہا۔ پھر تم بتاؤ جہنم کیا ہوتا ہے۔ وہ کہنے لگا سنو جب قبر میں مردے کو لٹا دیا جاتا ہے۔ تو دو آدمی ہوتے ہیں۔ جن کے پاس بھاری گٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ وہ اسے قبر سے نکالتے ہیں۔ اور گٹھڑیاں اسکے سر پر رکھ کر دو چار تھپڑ لگاتے ہیں۔ اور دور دراز لے جاتے ہیں۔ صبح کو گٹھڑیاں اتروا لیتے ہیں۔ اور

ایک روٹی اور پیاز

دیکر وہاں سے نکال دیتے ہیں۔ اصل بات یہ تھی۔ کہ اسے وہم ہو گیا تھا کہ میں مر رہا ہوں۔ آخر ایک دن اس نے کہا کہ میں مر گیا ہوں۔ مجھے غسل دو لوگوں نے اسے غسل دے کر قبر میں لٹا دیا۔ جب اس پر مٹی ڈالنے لگے تو اس نے کہا میرا دم رکتا ہے سانس لینے کے لئے جگہ چھوڑ دو۔ لوگ اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آ گئے۔ رات کو وہ دیکھتا رہا۔ کہ فرشتے حساب لینے کب آتے ہیں۔ اتفاقاً دو چور مال لے کر آئے۔ انہوں نے اسے قبر سے نکال کر دو چار چپیڑیں لگائیں۔ اور گٹھڑیاں اٹھوا کر لے گئے۔ صبح کو روٹی اور پیاز دے کر اسے واپس بھیج دیا۔ اس سے اس نے سمجھا۔ کہ دوزخ میں یہی ہوتا ہے تو ہر رنگ کے انسان کا نقطہ نگاہ الگ ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جیل کے متعلق چوروں نے بھی کتابیں لکھی ہیں کانگرس والوں نے بھی لکھی ہیں۔ مگر ایک احمدی کا نقطہ نگاہ بالکل الگ ہوتا ہے۔ اگر مولوی صاحب کتاب لکھ دیں۔ تو دوسروں کو معلوم ہو سکے گا۔ کہ

ایک احمدی جیل خانہ میں جا کر کیا دیکھتا ہے

کانگرسی جب جیل خانوں میں جاتے تو ان سے نہایت اعلےٰ سلوک کیا جاتا کچھ ان کے ڈر کی وجہ سے اور کچھ شرافت کی وجہ سے لیکن جب وہ باہر نکلتے تو اتنی گالیاں دیتے اور اتنے الزامات لگاتے۔ کہ افسر حیران رہ جاتے۔ ان میں بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو شریف ملازمین کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۱۹۳۲ء میں جب میں ڈلہوزی گیا تو جالندھر کے ایک

مشہور کانگرسی لیڈر

کو میں نے دعوت پر بلایا۔ اس پر انہوں نے کہلا بھیجا۔ کہ میں دعوت میں تو آؤں گا لیکن پہلے مجھے اجازت دی جائے۔ کہ میں خاص ملاقات کے لئے آؤں جب وہ آئے تو کہنے لگے کئی دنوں سے میرا ارادہ تھا۔ کہ میں آپ سے ملوں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگے۔ ایک صاحب غلام مصطفےٰ صاحب نے

سنٹرل جیل لاہور

میں مجھ سے ایسا عمدہ سلوک کیا۔ کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ احمدی ہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں مرزا صاحب سے ملکر ان کی تعریف کروں گا۔ اور ایسے آدمی کے متعلق خاص توجہ رکھنے کے لئے کہوں گا۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ نیکی کے طور پر ان سے کون سلوک کرتا ہے۔ اور ڈر کی وجہ سے کون۔ جو ڈر کی وجہ سے کرتے ہیں۔ ان کے خلاف وہ شور مچاتے ہیں۔ غرض ایک کانگرسی کا جیل خانہ کے متعلق نقطہ نگاہ اور ہے۔ اور ایک انگریز کا اور۔ وہ تو سمجھتا ہے۔ کہ قید یہی ہے۔ کہ بیکار بیٹھا رہے۔ پانچ وقت ناشتہ کرے۔ اور نوکر سے خدمت لے۔ ایک انگریز قید کا یہی نقشہ کھینچیگا لیکن ایک احمدی کا نقطہ نگاہ بالکل اور ہوگا۔ اور اسے بھی وہ نقطہ نگاہ پیش کرنا چاہیئے بہر حال مولوی صاحب کا جیل خانہ میں جانا اسے ہم پیش خیمہ نہیں کہتے۔ کیونکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ "آ بیل مجھے مار" اور یہ اسلامی تعلیم کیخلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی خواہشات سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے ہم یہ تو نہیں کہیں گے۔ کہ احمدی جیل خانہ میں جائیں لیکن یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر موقعہ ملے تو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ نقش ثانی بہتر ہوگا نقش اول سے۔ جوں جوں اس کے موقعے پیش آتے ہیں۔ بلا اپنی کسی خواہش اور تمنا کے تو جو کوئی مصیبت میں گھر جائے۔ اسے بجائے بزدلی دکھانے کے ایسی بہادری دکھانی چاہیئے۔ کہ لوگ سمجھ لیں

احمدی بزدل نہیں ہوتے

ایسے ہی موقعے جرأت اور بہادری دکھانے کے ہوتے ہیں۔ یا پھر مصیبت کے وقت دوسروں کے کام آنا۔ احمدیوں کو چاہیئے دوسروں سے ہمدردی کریں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت امداد دیں۔ آگ لگنے پر آگ بجھائیں۔ کسی لڑائی کے موقعہ پر لڑائی کو روکنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ نیشنل لیگ کور کی یہی غرض تھی مگر وہ ابھی تک لیفٹ رائٹ سے ہی باہر نہیں نکلی۔ غرض تو یہ تھی کہ

احمدی نوجوان بہادری اور ایثار سے کام کریں

اور ثابت کردیں۔ کہ احمدی بُزدل نہیں ہوتے۔ اور بنی نوع انسان کے خادم ہیں۔ دوسرے لوگ اپنی بہادری کا یہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ کسی کو لٹھ مارا کسی کو چھری سے قتل کر دیا۔ مگر ہمارا یہ کام ہے۔ کہ ہم غریبوں۔ بیماروں۔ اور مصیبت زدوں کی خدمت کریں۔ ورنہ لیفٹ۔ رائٹ سے کیا بنتا ہے۔ مجھے ایک لطیفہ یاد آیا۔ ایک دفعہ ایک شخص فقیرانہ طرز کا میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کشتی میں بیٹھ کر اگر انسان دریا کو عبور کرنا چاہے۔ تو کنارے پر پہونچ کر اسے کشتی میں بیٹھے رہنا چاہیئے۔ یا اُتر جانا چاہیئے۔ میں نے کہا۔ یہ بات دریا پر منحصر ہے۔ اگر دریا کا کنارہ ہے تو اسے کنارے پر پہونچکر اتر جانا چاہیئے۔ لیکن اگر

غیر محدود دریا

ہے۔ اور بغیر کنارہ سمجھ کر اترتا ہے تو جب بھی وُہ اُترے گا۔ ڈوبے گا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ نماز وغیرہ تو ذرائع ہیں خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے جب کوئی شخص خدا تعالےٰ کو مل گیا۔ تو پھر اس کے سواری پر بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ؟ میں نے اس کی اس بات کو یُوں رد کیا۔ کہ اگر دریا کا کنارہ ہی نہیں۔ تو اِدھر اُترا۔ اُدھر ڈوبا۔ خدا تعالےٰ کے متعلق یہی بات ٹھیک ہے۔ لیکن

بندوں کے معاملہ میں ہر چیز کا کنارہ ہے۔

ایک پہلوان اگر ساری عمر ڈنڈ پیلتا رہے تو اس سے کیا فائدہ۔ لیکن اگر ایک سپاہی جو چار یا چھ ماہ کی ٹریننگ کے بعد ملک کی خدمت میں لگ جاتا ہے وُہ بہت قابل تعریف ہے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو اس قسم کے کاموں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح بہادری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ورنہ لوگ کہیں گے کہ احمدی بے غیرت اور بزدل ہوتے ہیں اس وقت جو حالت ہے۔ اس سے یہی خیال منافقین میں پیدا ہو سکتا تھا۔ اور ڈر ہے۔ کہ خود ہماری جماعت میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ ایسے کاموں میں ہاتھ ڈالے جائیں۔ جو جائز ہوں۔ اور بتائیں۔ کہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم بزدل نہیں ہیں

اور خدمت خلق کرکے اس امر کو ثابت کردیں۔ کہ مومن اپنے بھائیوں کے آرام کے لئے ہر طرح کی قربانی کر سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دُعا کا معجزانہ اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ انسانوں کے لئے اپنا دروازہ کھول دیا۔ ورنہ کمزور و بیکس انسان کس آستانہ پر جُھکتا۔ اور کس چوکھٹ پر اپنے دُکھ درد کی فریاد کرجاتا۔ اللھم صل علےٰ محمد و علےٰ عبدک المسیح الموعود

آج ایک عالَم مادیت کی بھول بھلیوں میں سرگرداں ہے۔ اور اُس روحانیت کے چشمۂ صافی سے بے خبر ہے۔ جو ربّ رحمان نے اپنے کمزور بندوں کے لئے جاری فرمایا ہے۔ احباب مندرجہ ذیل واقعہ پر غور فرمائیں۔ کہ جب عالم اسباب کی ساری کارفرمائیاں ختم ہو چکی تھیں۔ اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دُعا نے کیا مسیحائی کی۔

میرے خُسر شاہ محمد توحید صاحب جو ابھی تک غیر احمدی ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۴۷ء کو خطرناک طور پر بیمار ہو گئے۔ دیہات میں تھے۔ وہاں کا ڈاکٹر مرض کی تشخیص نہ کرسکا۔ حالت نازک ہوتی جاتی تھی۔ پٹنہ کے میڈیکل کالج ہسپتال میں ہم لوگ انہیں لے آئے۔ یہاں آکر پتہ چلا۔ کہ کئی امراض کا یک دفعہ حملہ ہوا ہے۔ اسہال بہت آئے تھے۔ قے پر قے آتی تھی۔ جس میں خون کی بھی خفیف مقدار ہوتی تھی۔ پیشاب بالکل بند ہوگیا تھا۔ ہچکی کی شدت تھی ہر تین سکینڈ کے بعد ہچکی آتی تھی۔ حواس قطعی طور پر پراگندہ ہو چکے تھے۔ پیشاب کے امتحان کے بعد پتہ چلا۔ کہ گردہ شدید طور پر مجروح ہو چکا ہے۔ Albumen پیشاب میں تھا۔ اور:۔ Uraemea کے سارے آثار تکمیل کے ساتھ تھے۔ قے کی جانچ سے پتہ چلا۔ کہ:۔ Gastritis بھی ہے۔ Uramea کا زہر سارے جسم میں پھیل چکا تھا۔ دل کی حرکت کمزور ہو چکی تھی۔ بائیں پھیپھڑے میں کچھ نمونیہ کے آثار بھی پیدا ہوگئے تھے۔ ڈاکٹروں نے مایوسی کے عالم میں ہاتھ اور پاؤں کی رگوں کو کاٹ کر پانی اتارنا شروع کیا۔ اس میں بھی پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر تیسرے روز تو یہ حالت ہوگئی۔ کہ پیشاب ۳۶ گھنٹہ سے بالکل بند تھا۔ سارے ذرائع بے کار ثابت ہوگئے۔ موت کا پسینہ تک آگیا۔ نبض پُورے طور پر ساقط ہوگئی۔ دل کی دھڑکن محض خفیف سی رہ گئی۔ پٹنہ کے بڑے بڑے ڈاکٹر صاحبان موجود تھے۔ اور چونکہ میں میڈیکل کالج کا دو سال تک طالب علم رہ چکا تھا۔ اکثر ڈاکٹر صاحبان میرے استاد تھے۔ لہٰذا میرے خسر صاحب کا خاص خیال رکھتے تھے۔ سب سے بڑے Physician ڈاکٹر ٹی این بنرجی صاحب ایم آر سی پی (لنڈن) پرا فر

آف میڈیسن نے ایک دُوسرے ڈاکٹر سے کہا۔ کہ اپریشن بند کرو۔ اور انہیں آرام سے مرنے دو۔ ایک تیسرے ڈاکٹر صاحب جو ایم۔ آر۔ سی۔ پی ہیں مجھے علیحدہ لے جاکر کہنے لگے۔ کہ مریض کی موت کے لئے دل کو طیار کرلو۔ اور عورتوں کو بھی ابھی سے اس کے لئے آمادہ کرلو۔ بس گھنٹہ کے اندر فوت ہو جائیں گے۔ ہم سب لوگ زمین پر لوٹ لوٹ کر دُعا کرنے لگے۔ اور اپنے مالک کے آگے بچھ گئے۔ میری بیوی نے صبح ہی ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دلوایا تھا۔ اب تدبیر سے قطعی مایوس ہو کر ایک اور تار سہ پہر کو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ یوں تو روز ایک تار اپنے پیارے محمُود کی خدمت میں ہم لوگ روانہ کرتے رہتے تھے۔ اور خطوط بھی لکھتے تھے۔ مگر اس روز عجیب عالم تھا۔ مایوسی اور موت مگر ایک بہت بڑی امید باقی تھی۔ اور حیات کا ستارہ دور مغرب کے افق پر چمک رہا تھا۔ دوسرا تار سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کو ½ ۵ بجے شام قادیان میں ملا ہوگا۔ شام کو ہم لوگ نڈھال ہو کر گھڑیاں گن رہے تھے کہ ½ ۶ بجے شام یک بیک مریض کو پیشاب آگیا۔ اور رات بھر پیشاب خوب ہوا۔ دُوسرے روز سے حالت سنبھلنی شروع ہوگئی مگر خطرہ ہنوز باقی تھا۔ جس وقت پیشاب اُترا۔ ہم لوگ سجدہ میں گر گئے۔ دوسرے روز جب ڈاکٹروں نے ماجرا سُنا تو کہنے لگے۔ This is a miracle. You are fortunate Akhtar "یہ معجزہ ہے تم خوش قسمت ہو اختر" میں نے کہا "بے شک ایسا ہی ہے۔" اب دن بدن مریض اچھا ہونا شروع ہوا۔ اور ایک عشرہ کے بعد کامل صحت ہوگئی۔ سارے امراض اور ان کے اثرات جاتے رہے۔ کذالک یحیی اللہ الموتیٰ۔ الحمد للہ میرے خسر صاحب اب اپنے فرائض بدستور سابق انجام دے رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کے چلتے پھرتے ثبوت ہیں:: خاکسار سید اختر احمد۔ احمدی۔ ایم۔ اے۔ اورینوی ::

فتنہ پردازوں کی طرف سے اپنی منافقت اور سازش کا اعتراف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ فتنہ خلافت کے مٹانے کے لئے اٹھایا جا رہا ہے

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری وغیرہ کا خلافت سے مخلصانہ تعلق نہ تھا۔ اور جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ وہ ہر رنگ میں احمدیہ خلافت کو برباد کرنے کے لئے کوشاں تھے اور ہیں۔ انہیں اس ناپاک مقصد کے حصول کے لئے کسی قسم کی ناجائز سے ناجائز کوشش سے بھی اجتناب نہ تھا۔ وہ اپنے قول کے مطابق کم از کم دو سال سے منافقت کی زندگی بسر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے گہری مگر ناپاک سازش میں مصروف تھے۔ ہم اپنے مندرجہ بالا دعوے کے قطعی ثبوت کے لئے خود منشی فخر الدین صاحب ملتانی کے خط مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء بنام حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے حسب ذیل دو اقتباس پیش کرتے ہیں۔ منشی صاحب لکھتے ہیں:-

(۱) "خلافت تو خیر جیسی ہے وہ تو آپ پر بھی واضح ہے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لخت جگری کا معاملہ ایسا ہے۔ کہ جو ہمیں مجبور کر دیتا۔ اور ہم سے ہر آں چیز کہ بر خود مپسندی بر دیگراں مپسند کے ماتحت (معاملہ کو) خوش اسلوبی سے سلجھا دیتے"۔

(۲) جس وقت بھی اصل معاملہ مع ثبوت و دلائل میدان میں آیا۔ تو تمام اونچی و نیچی آواز سے بولنے والے مقرروں اور مولویوں کی گردنیں (خاکش بدہن) مارے شرم کے جھک جائیں گی۔ مصری صاحب نے آخر دو سال محنت کی ہے۔ آپ سمجھ لیں۔ کہ اس نے کیا کچھ جمع نہ کر لیا ہوگا۔ جماعت اگر آزاد کمیشن مقرر نہ کرے گی۔ تو پھر اور کئی صورتیں ہیں۔ جن کے ماتحت دو سال کا تمام ریکارڈ پبلک میں آسانی آسکتا ہے"۔

پہلا اقتباس بوضاحت بتا رہا ہے۔ کہ یہ لوگ درحقیقت خلافت کے قائل نہیں۔ بلکہ اسکو مٹانا انکا واحد مقصد ہے۔ اگرچہ آج وہ مغالطہ دہی کیلئے بظاہر کہہ رہے ہیں کہ ہم خلافت کے قائل ہیں۔ دوسری عبارت سے عیاں ہے کہ مصری صاحب نے دو سال کی محنت سے یہ فتنہ کھڑا کیا ہے اور وہ اتنا عرصہ بظاہر مبائع مگر اندر سے گندی سازش میں منہمک رہ کر ناپاک منصوبے کرتے رہے ہیں۔ بتلائیے اگر یہ منافقت نہیں تو منافقت کس چیز کا نام ہے۔

باقی رہی ملتانی صاحب کی دھمکی۔ تو ہم اسے بتا دینا چاہتے ہیں کہ انکی نفاق سے تیار کردہ عمارت حق کے سامنے پاش پاش ہو کر رہے گی۔ اور ان کے تمام منصوبے احمدیت کو ذرہ بھی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے۔ پہلے مومنوں کو بھی کہا گیا تھا۔ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑی تیاری کر رکھی ہے۔ تم ان سے ڈر جاؤ۔ مگر مومنوں کے ایمان بڑھ گئے۔ اور انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ہمارے لئے خدا ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دھمکی دینے والوں کے متعلق فرماتا ہے۔ انما ذٰلکم الشیطٰن یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنین کہ یہ شیطان ہے جو صرف اپنے ساتھیوں کو ڈراتا ہے۔ مگر تم اے مومنو شیطان اور اسکی ذریت کی دھمکیوں سے مت ڈرو۔ انکے بلند آہنگ دعاوی سے پریشان مت ہو۔ ہم بھی ملتانی صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مخلص مومن اس قسم کی دھمکیوں کی پرپشہ کے برابر قیمت نہیں سمجھتے۔ ملتانی اور مصری صاحب یاد رکھیں۔ کہ ہوسکتا ہے کہ انکے اصل معاملہ مع ثبوت و دلائل کے میدان میں آنے پر مقررین ہی نہیں بلکہ تمام شرفاء مارے شرم کے گردنیں جھکا لیں۔ انکے گندے اتہامات کو سنکر آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور انکے انسانیت سوز بیانات پر ماتم کریں مگر یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے مقدس اور پاکباز انسانوں پر اتہامات سنکر اور معاندین کے "اصل معاملہ مع ثبوت و دلائل" کو میدان میں لانے پر ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے ؎

حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے ؛ وہ بچائیگا مجھے سارے خطا گیروں سے

خاکسار۔ سیکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

نوٹ :- یہ مضمون علیحدہ بھی طبع ہوا ہے۔ احباب سیکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان سے مفت برائے تقسیم طلب فرمائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمٰن مصری اور میاں فخر الدین ملتانی کے عائد کردہ الزامات کی

نظارت امور عامہ کی طرف سے تحقیق

172

موجودہ فتنہ کے بانیان نے اس وقت تک کم و بیش مطبوعہ و غیر مطبوعہ مختلف عنوانوں کے ماتحت ۲۲ کے قریب اشتہارات شائع کئے ہیں۔ جن میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اور کارکنان نظارت کو متعدد الزاموں سے مطعون کیا ہے۔ اور جابجا ان اشتہاروں اور پرائیویٹ خطوط سے یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ گویا یہ عائد کردہ الزامات درست ہیں۔ اور ان کے ذمہ وار خود حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات اور حضور کے کارکن ہیں۔

فخر الدین صاحب ملتانی کے وہ الزام جن کا انہوں نے اپنے اشتہار موسومہ "مکردہ پراپیگنڈا" میں اعلان کیا تھا۔ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو معمولی سی تبدیلی کے ساتھ دہراتے ہوئے احرار کے بورڈ پر "انسانیت سے گرے ہوئے مظالم" کے عنوان کے ماتحت سر بازار مشتہر کیا۔ میں نے مصری صاحب کو چٹھی لکھی کہ ان غیر معین الزامات کے متعلق تحقیق نہیں کی جا سکتی جب تک آپ ان اشخاص کا علم نہ دیں۔ جو مزعومہ ناشائستہ حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مثلاً تا وقتیکہ مجھے یہ علم نہ ہو۔ کہ آپ کے گھر میں کونسی عورت دودھ لاتی تھی جسے روک دیا گیا۔ اور اس کو روکنے والا کون ہے۔ میں نہ تحقیق کر سکتا ہوں اور نہ آپ کی شکایت کا کوئی تدارک کیا جا سکتا ہے۔

مصری صاحب نے میرے اس استفسار کا یہ جواب دیا۔ کہ چونکہ آپ لوگ ہی ملزم ہیں۔ اس لئے کوئی معلومات آپ کو بہم نہیں پہنچائی جا سکتیں۔ اور یہ کہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ کس طرح قانون کی زد سے بچکر ایسے افعال کا ارتکاب کیا جا سکتا ہے۔ اس نہایت ہی جھوٹے الزام پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہوئے میں نے اس بارہ میں ان کو مزید مخاطب کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور خود ہی افراد جماعت کو خلاف اخلاق امور سے محفوظ رکھنے کی خاطر تحقیق شروع کر دی۔ اور اس کا نتیجہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا۔ میری تحقیق کی رو سے تقریباً سارے الزامات صحیح ثابت نہیں ہوئے۔ بلکہ میں نے انہیں بالکل جھوٹ غلط اور افترا پردازی کا ایک مجموعہ پایا۔ صرف میاں فخر الدین صاحب کی ایک شکایت میں تھوڑی سی صداقت تھی۔ جسکا محرک خود ان کا اپنا بیٹا مظہر تھا۔ فخر الدین صاحب "مکردہ پراپیگنڈا" کے اشتہار میں نمبر ۱ پر لکھتے ہیں:۔

"میرے مکان کی بیرونی کھڑکیوں کے سامنے ۲۴ گھنٹے ایسے لڑکوں کو بٹھایا جاتا ہے جن میں سے بعض لڑکے رات کو ہمارے احتیاطی ٹارچ روشن کرنے پر سامنے الف ننگے کھڑے ہو جاتے ہیں اس وقت میری اہلیہ اور لڑکی بھی سامنے کھڑی ہوتی ہیں"

اس الزام سے بالبداہت ہر پڑھنے والے کے ذہن میں یہ آتا ہے۔ کہ چوبیس گھنٹے برابر ایسے لڑکے وہاں کھڑے رہتے ہیں۔ اور میاں فخر الدین صاحب بوقت شب ٹارچ روشن کرتے ہیں۔ انکی بیوی اور لڑکی سامنے ہوتی ہیں۔ اور وہ ان کے سامنے الف ننگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گویا قادیان کی پاک بستی میں رہنے والے احمدیہ جماعت کے افراد اور ان کے کارکن اس قدر گری ہوئی ذہنیت کے مالک ہیں کہ وہ کام جو دنیا کی ذلیل سے ذلیل قوم بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسے ہم لوگ پوری بے غیرتی کے ساتھ نہ صرف یہ کہ برداشت کرتے ہیں۔ بلکہ خود ایسے کام کراتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے سرکشی کرنا اور آپ کی ناراضگی ان بانیانِ فتنہ کو کہاں سے کہاں لے آئی ہے۔ یہ الزام ایسا جھوٹا الزام ہے۔ کہ مجھے اس کی تحقیق کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ پہرہ دار میری نگرانی کے ماتحت لگائے جاتے ہیں اور رات دن کے مختلف اوقات میں میرا ان کے پاس سے گذر ہوتا ہے۔ اور نہ صرف میرا ہی گذر ہوتا ہے۔ بلکہ اس طرف کے تمام لوگ ان کے پاس سے آتے جاتے ہیں۔ اور کوئی ایک فرد بھی اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ ان بیچاروں کا یہی شغلہ رہتا ہے کہ ادھر احتیاطی ٹارچ میاں فخر الدین صاحب کی طرف سے روشن ہوئی اور انکی بیوی اور لڑکی سامنے آئیں۔ اور ادھر پہرہ داران کے سامنے الف ننگے کھڑے ہو گئے۔ گویا وہ بقول میاں فخر الدین صاحب اسی کام کیلئے مامور ہیں۔

ایک تھوڑی سی عقل و خرد کا مالک بھی اس افترا پردازی کے صریح جھوٹا ہونے میں ایک لمحہ کے لئے بھی تردد نہیں کر سکتا بانیان فتنہ نے الزامات لگا کر معین معلومات بہم پہنچانے سے انکار کر دیا ہے لیکن باوجود اس کے میں نے خود جہاں تک مجھ سے ہو سکا۔ ان الزامات کی تحقیق کرنے میں جدوجہد کی اور تحقیق سے ثابت ہو گیا۔ کہ تقریباً سارے ہی الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ ان میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔ نہ کسی نے ان کا دودھ بند کیا اور نہ ہی دودھ دینے والوں کو ہماری طرف سے روکا گیا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ شیخ صاحب مصری کے گھر اڑھائی ماہ سے برابر امام الدین صاحب ارائیں احمدی ساکن بھینی کے گھر سے دودھ دیا جا رہا ہے۔ اور امام الدین صاحب کا حلفیہ بیان ہے کہ مصری صاحب کو دودھ دینے سے نہ کسی نے ان کو روکا اور نہ ہی انہوں نے از خود بند کیا۔ بلکہ اس وقت بھی جبکہ مصری صاحب دودھ کی بندش کے متعلق الزام لگا رہے تھے یہ دودھ ان کے گھر میں اسی امام الدین صاحب احمدی کی طرف سے پہنچایا جا رہا تھا۔ اور جس دن میں نے تحقیق کی۔ اُس دن بھی اس کے گھر سے ان کے ہاں دودھ دیا گیا۔ اور اس کے بعد بھی سوائے اس کے کہ مصری صاحب نے بعد میں اس کو دودھ دینے سے روک دیا ہو۔

غرض نہ امام الدین کی طرف سے دودھ بند کیا گیا اور نہ ہماری طرف سے اشارةً یا کنایۃً اسے روکا گیا مصری صاحب سے اور میاں فخر الدین صاحب سے اب تک ہماری طرف سے یہ مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ اس الزام کا ثبوت دیں۔ مگر وہ خاموش ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خاموشی محض اس لئے ہے کہ کہیں ان کے غلط الزامات کا پردہ فاش نہ ہو جائے مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے رفقاء کار پر صریح بہتان لگائے ہیں اور محض بدظنی سے کام لیتے ہوئے عمداً تحقیق کے راستے میں سہولتیں بہم پہنچانے سے انکار کر دیا ہے

اب میں پہرہ داروں پر عائد کردہ الزام اور اس بارے میں اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش کرتا ہوں میرا فرض ہے کہ اگر کسی پہرہ دار سے معمولی سی بھی ناشائستہ حرکت صادر ہو تو اس کا علم ہونے پر اس سے مواخذہ کروں۔ بات صرف اسقدر تھی۔ کہ عزیز احمد پہرہ دار نے ایک موقعہ پر فخر الدین صاحب کے لڑکے مظہر کے ازراہ شرارت بار بار ٹارچ ڈالنے کا جواب شرارت سے دیا۔ ۱۵/۱۶ جون کی درمیانی شب بوقت ساڑھے دس بجے عزیز احمد قلعی گر جس کی عمر قریباً ۲۰ سال ہے پہرہ پر تھا۔ وہ راستہ سے الگ ہو کر اندھیری رات میں ایک طرف قضاء حاجت کے لئے بیٹھا تھا کہ اتنے میں مظہر صاحب نے چھت پر سے اپنی ٹارچ روشن کی۔ اور اسے دیکھا پھر بار بار اس پر روشنی ڈال کر اسے ننگا دیکھنا شروع کر دیا جب مظہر مذکور اس حرکت سے باز نہ آیا۔ تو عزیز احمد قلعی گر آخر تنگ آکر بغیر استنجا کے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر فوراً دوسری طرف چلا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتفاق سے اسی وقت مولوی ظفر محمد صاحب نگران پہرہ موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور واقعہ معلوم کرکے اسے تنبیہہ کی۔ اور وہاں کے پہرہ سے اسے ہٹا کر دوسری طرف بھیج دیا۔ بعد ازاں جب مجھے علم ہوا۔ تو میں نے صرف تنبیہہ پر اکتفا نہیں کی بلکہ اسے سزا بھی چند دوستوں کے سامنے دی۔ تاکہ دوسروں کو عبرت ہو تمام پہرہ داروں کو یہ تاکید ہے۔ کہ مصری وغیرہ کی طرف سے خواہ کسی قسم کی بھی اشتعال انگیزی صادر ہو۔ وہ اس کا قطعاً کوئی جواب نہ دیں۔ جس رات یہ واقعہ ہوا تھا۔ میاں فخر الدین صاحب لاہور گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی بیوی گھر میں سخت بیمار تھی۔ چنانچہ ملتانی صاحب نے اپنی بیوی کی اس بیماری کا اپنے اشتہار میں بھی ذکر کیا ہے۔ وہ باہر نہ نکل سکتی تھیں۔ نہ چھت پر چڑھ سکتی تھیں۔ ٹارچ ڈالنے والے مظہر ملتانی صاحب صرف اکیلے چھت پر کھڑے تھے۔ ان کے پاس نہ ان کی بہن تھی نہ کوئی اور لڑکا۔ اگر فی الواقعہ اس وقت مظہر صاحب کے پاس ان کی والدہ اور ان کی بہن کھڑی تھیں۔ تب تو انہیں قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے انسان کو بار بار ٹارچ ڈال کر دیکھنے میں بہت زیادہ حیا سے کام لینا چاہیئے تھا نہ یہ کہ اپنی ماں اور بہن کے سامنے بار بار ٹارچ ڈال کر فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ایک انسان کا ننگ دکھلانے کے لئے ایسی نازیبا حرکت کرتے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ شرم وحیا سے اتنے کورے ہیں کہ اپنی ماں بہن کو دوسرے کا ننگ دکھلانے والے ہوں۔ شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس وقت مظہر صاحب مکان کی چھت پر اکیلے تھے اور رات اندھیری تھی جس کی وجہ سے انہیں بقول ان کے والد کے "احتیاطی ٹارچ ڈالنے کی ضرورت پیش آئی۔ مگر اس احتیاطی ٹارچ ڈالنے کے کیا معنی؟ ایک شخص جو قضائے حاجت کے لئے فاصلہ پر بیٹھا ہوا ہے۔ اسے بار بار ٹارچ ڈال کر دیکھنے یا دکھلانے کا کیا محل ہے؟ جب کہ بقول ان کے والد کے ان کی والدہ اور ان کی بہن بھی پاس کھڑی تھیں ننگا وہ شخص تھا جو فاصلہ پر بیٹھا قضائے حاجت میں مشغول تھا ٹارچ ڈالنے والے مظہر صاحب تھے جو اندھیری رات میں اس کا ننگ ظاہر کر رہے تھے۔ ان میں سے کون قصوروار ہے؟

غرض بالبداہت فخر الدین صاحب نے ہمیں بدنام کرنے کے لئے نہایت ہی مکروہ افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اصل اس کے ذمہ دار کچھ تو مظہر صاحب ہیں جنہوں نے اپنی نازیبا حرکت پر پردہ ڈال کر اپنے والد صاحب کو غلط رستہ پر ڈالا اور کچھ ان کا بگڑا ہوا دماغ اور بگڑی ہوئی قوت متخیلہ ہے۔ جس نے ان سے یہ لکھوایا کہ ان کے مکان کے اردگرد ایسے ایسے پہرہ دار چھوڑے ہوئے ہیں جن کا مشغلہ یہی رہتا ہے۔ کہ جونہی ان کی بیوی اور لڑکی باہر پہرے داروں کے سامنے آتی ہیں۔ وہ الف ننگے ان کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جب اس الزام کی تحقیق کے لئے فخر الدین ملتانی وغیرہ سے دریافت کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس کے ساتھ ایک دوسرا الزام ہم پر یہ دھرتے ہیں۔ کہ اصل ملزم تم خود ہو۔ تمہارے ذریعہ سے تحقیق کرنے کرانے کے کیا معنے۔

ناظر امور عامہ قادیان

مبلغ صوبہ بہار کی تقریر

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ صوبہ بہار ۲۰ جون موضع غازی پور میں تشریف لائے۔ ایک شخص ساکن موضع نارا پور نے اپنے ہاں مجلس میلاد میں تقریر کرنے کے لئے مولوی صاحب کو کہا۔ بوقت شب مولوی صاحب نے سیرت النبی پر ایک گھنٹہ مدلل تقریر کی۔ پھر ۲۹ جون کو ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اور دو روز بوقت ۲ء شب موضع غازی پور میں آپکی تقریر ہوئی۔ جس میں احمدیت کی تبلیغ پورے طور پر کی گئی۔ خاکسار: سید فضل کریم از خانپور ملکی ضلع مونگھیر۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

مخلصین جماعت کے مزید اخلاص نامے

(۱۸)

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفضل میں کل میں نے پڑھا۔ کہ شیخ مصری نے چیلنج دیا ہے کہ میرا جماعت میں رسوخ ہے۔ بے شک مصری کا رسوخ تھا۔ لیکن اس وقت تک جب تک وہ حضور کا خادم تھا۔ اب جب کہ وہ حضور کے ساتھ اس طرح پیش آیا ہے۔ اور حضور کی خلافت کا منکر ہے۔ تو اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اور جب تک ہم میں جان ہے۔ اپنی جان کو حضور کی خاطر فدا کرنے کو تیار ہیں خدا تعالےٰ نے حضور کے عہد میں احمدیت کو جو ترقی عطا فرمائی ہے۔ ضروری تھا کہ شیطان اس کا مقابلہ کرتا۔ پس یہ حضور کی صداقت کی دلیل ہے۔ میرا شیخ مصری اور فخر الدین ہر دو فتنہ پردازوں سے اب کوئی تعلق نہیں۔ اور یہاں کی باقی جماعت بھی ان سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔

خاکسار: بشیر احمد مولوی فاضل ٹیچر۔ ڈی۔ بی۔ ہائی سکول چونڈہ

(۱۹)

میرے پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کی قسم جس نے بھی خلافت سے ٹکر لگائی برباد ہو گیا۔ میں تو حیران ہوں کہ یہ لوگ مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین وغیرہ کے حسرتناک انجاموں سے بھی عبرت حاصل نہیں کرتے سچ ہے۔ کہ کوئی انعام بھی اس کے فضل وکرم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا سیدی یہ تو معمولی حیثیت کے آدمی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین جیسوں کو جب نامراد رکھا۔ تو ان لوگوں کی کیا حیثیت ہے کہ سلسلہ کے خلاف اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو سکیں۔

خاکسار: عبد الرحمٰن ملک از کیشور

(۲۰)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے حضور پرنور کو یقین دلاتا ہے کہ ہم حضور کی خلافت پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ حضور نے منافقین کو جماعت احمدیہ سے جو نکالا ہے۔ ہم حضور کے شکر گذار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم کے ساتھ حضور کو ہر ایک میدان میں فتح نصیب کرے

خاکسار: عین علی شاہ سبی بلوچستان

بالکل مفت دورِ حاضرہ کی نہایت عجیب وغریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۹ میکلوڈ روڈ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

173

(۲۱)

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کی مقدس بستی میں چند منافقین کوئی فتنہ بپا کرنے کے درپے ہیں۔ دل کو سخت غم وصدمہ ہے شب وروز دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کرے۔ اور حضور کو مخالفین کے مقابلے میں کامیاب کرے۔ آمین اللہ تعالیٰ حضور کا حامی وناصر ہو۔ اور دشمن خائب وخاسر۔ بے شک حضور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ کون ہے جو حضور کے مقابل کھڑا ہو کر کامیاب ہو انشاء اللہ مخالفین کا انجام عنقریب عبرتناک ہوگا۔ خاکسار: ظہور الدین بٹ وکیل اجنالہ ضلع امرتسر

(۲۲)

آقائی وسیدی حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے محسن اور مربی آقا ہم جماعت احمدیہ بالاکوٹ (ہزارہ) کے تمام ممبر حضور کی ذات والاصفات سے اپنی پوری عقیدت رکھتے ہیں۔ اور آپ کے ہر فرمان کو مشیت ایزدی کا صحیح حکم مانتے ہیں۔ اور شیخ مصری وفخر الدین ملتانی وحکیم عبد العزیز کے اخراج از جماعت پر حضور انور کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کوئی نیک ضائع نہیں ہوتا۔ اور کوئی منافق حضور کے قلب سلیم کے سامنے اپنے مکر میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ ہم شیخ مصری اور فخر الدین کے اس فعل کو مکروہ خیال کرتے ہیں۔ اور ان کے دعویٰ رسوخ کو باطل سمجھتے ہوئے یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ بڑے اُن پر واضح ہو گئی ہوگی۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خلافت پر اعتراض کرنے والے اور علیحدہ ہونے والے دنیا میں ضرور ذلیل ورسوا ہوا کرتے ہیں۔ جب سنت اللہ اسی طرح ہو تو کسی کا اس سے بچ جانا ناممکن ہے۔

خاکسار: فیض کریم سیکرٹری تبلیغ۔ بالاکوٹ

(۲۳)

سیدی ومولائی۔ ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ خاکسار بالکل نابکار حضور کی خدمت عالی میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے۔ کہ اس علاقہ منٹگمری کی احمدی جماعتوں نے شیخ مصری ومیاں فخر الدین کی حرکت کو نہایت نفرت وناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ افسوس ہے۔ باوجود حضور کے اس قدر زیر احسان ہونے کے جس کا علم عام طور پر جماعت احمدیہ کو ہے ان دونوں نے اس قدر ناشکرگزاری سے کام لیا ہے۔ جس تعلق عزیز کی وجہ سے وہ ہم لوگوں کی نظروں میں معزز دکھائی دیتے تھے اس تعلق کو چھوڑنے کی وجہ سے پھر وہ اپنی سابقہ پوزیشن پر آگئے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بہت نیچے۔ افسوس مدعی علم ہونیکے باوجود وہ اپنے آپ کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے۔ ان کی حالت پر یہ پنجابی مثل صادق آتی ہے کہ طوطا جب تک پنجرہ میں رہا میاں مٹھو جب باہر نکلا پھر طوطے کا طوطا۔ شیخ مصری کا یہ کہنا کہ ان [illegible] جماعت میں کوئی اثر حاصل ہے بہت بڑا [illegible] تھا۔ اور [illegible] ہوکا ہے۔ جوان کو لگ گیا ہے۔ حیران ہوں۔ کہ ان کی شومئی قسمت ان کو کس قدر مغالطہ میں ڈال رہی ہے۔ اس سے پہلے انہی کی سی فطرت رکھنے والوں نے کئی دفعہ یہ کھیل کھیل کر نتائج دیکھ لئے ہیں۔ ان کے تلخ تجربوں سے شیخ مصری کو سمجھ آجانی چاہئے تھی۔ مگر افسوس اس نے ٹھوکر کھائی۔

میرے پیارے آقا (فداک روحی) ان لوگوں کی علیحدگی پر حضور کو بھی ضرور صدمہ پہنچا ہوگا۔ جس کا ہم غلامان حضور کو پورا احساس ہے مگر گلشن احمدیت کے پودہ کے صحیح نشوونما کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ خشک ٹہنیاں کاٹ دی جائیں میں حضور کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم غلامان حضور نے حضور کے وجود باوجود کو اپنے پیارے مسیح (علیہ الف الف صلوٰۃ) کا حسن واحسان میں صحیح نظیر پایا ہے۔ اور کامل معرفت کے ساتھ حضور کو شناخت کیا ہے۔ اس قسم کی باد مخالف کے جھونکے ہماری عقیدت کے درخت کو ہرگز نہیں ہلا سکتے حضور ہماری نہایت ہی عزیز متاع ہیں جسکی حفاظت کے لئے ہم اپنی جانیں قربان کر نیکیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ ہم ہر قسم کی سختی برداشت کر سکتے ہیں۔ ہر ایک دنیوی متاع سے

وہ محروم ہو سکتے ہیں مگر جب تک ہمارے جسموں میں جانیں موجود ہیں۔ اپنی اس پیاری متاع پر کسی کو ہاتھ اٹھانے نہ دیں گے۔ حضور کا ادنیٰ خادم۔ خاکسار: غلام قادر نمبردار اوکاڑہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

جماعت ہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص وعقیدت

مالو کے بھگت تحصیل پسرور کے کل احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں اپنی عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں۔ اور منافقین کے مکروہ پروپیگنڈا سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ (عبد اللہ خان)

موگلہ (ضلع امرتسر) جماعت احمدیہ موگلہ حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت سے گہری عقیدت رکھتی اور حضور کو خلیفہ موعود اور امام الزمان مانتی ہے۔ نیز منافقین کے لغو پروپیگنڈا کو سراسر دروغ وافترا خیال کرتی ہے (محمد سعید سیکرٹری)

کوٹ چیٹھ (ضلع ڈیرہ غازیخاں) کے جملہ احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر اپنی جانیں اور اموال پیش کرنیکو تیار ہیں (احمد علی)

منڈی مریدکے (ضلع شیخوپورہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم گہری عقیدت اور جذبہ جان نثاری پیش کرتے اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ خلافت کے اعزاز واحترام کیلئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کو تیار ہیں۔ (ایم عنایت اللہ)

تاروا (بنگال) کے تمام احمدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے اور مرتدین کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ (دیوان الدین احمد)

خواص پور (ویروال) جماعت احمدیہ خواص پور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے دلی عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ جماعت ہذا منافقین کے رویہ کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور خلافت کے وقار کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (شہباز خان لودھی)

کالی کٹ کے جملہ احمدی بخلوص قلب اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنا واجب الاطاعت امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین اور اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ سمجھتے ہیں اور حضور کی اطاعت سے سرکشی روحانی موت اور عاقبت کی بربادی یقین کرتے ہیں۔ (خاکسار کے پی محمد کنجی سیکرٹری)

چک ۹۸ شمالی سرگودھا کے تمام احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے کامل وابستگی اور مخلصانہ اطاعت کا اظہار کرتے اور حضور کو اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ یقین کرتے ہیں۔ (محمد علی سیکرٹری)۔

دہاڑی منڈی (ضلع ملتان) کے تمام احمدی حضور کی خلافت کو منجانب اللہ تسلیم کرتے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وقار کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنیکو تیار ہیں۔ اور منافقین کے ادعائے اثر ورسوخ کو پرپشہ کے برابر بھی وقعت نہیں دیتے۔ (حکیم محمد یعقوب شاہ)

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگاکر استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپیہ محصول ۷ر کل ۲ عہ

ملنے کا پتہ: مائی نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بستی بزدار (ضلع ڈیرہ غازیخان) جماعت احمدیہ بستی بزدار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گہری عقیدت اور جذبہ جان نثاری پیش کرتی اور حضور کی اطاعت کو انتہائی سعادت یقین کرتی ہوئی منافقین کے بے بنیاد پروپیگنڈا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔
(علی محمد سکرٹری)

بستی مندرانی کی جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دلی عقیدت کا اظہار کرتی اور منافقین کے رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ (غلام محمد سکرٹری)

امروہہ جماعت احمدیہ امروہہ کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے انتہائی عقیدت کا اظہار کرتے اور حضور پُر نور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خلافت کے احترام کے لئے ہر وقت قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ نیز منافقین کی کوئی وقعت ہمارے دلوں میں نہیں۔ (محمد عبد السمیع سکرٹری)

کوٹ رحمت خان (ضلع شیخوپورہ) کی جماعت احمدیہ منافقین کے رویہ سے بیزاری کا اعلان کرتی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے کامل اخلاص رکھتی ہے۔
(محمد ابراہیم شاد سکرٹری)

آبادان (ایران) جماعت احمدیہ آبادان کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے گہری عقیدت کا اظہار کرتے اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ خلافت اور خاندان نبوت کے احترام کے لئے ہم اپنی عزیز سے عزیز شے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اور منافقین کی دھمکیوں کا انجام بجز تباہی کے کچھ نہیں۔ (مرزا برکت علی)

یادگیر جماعت احمدیہ یادگیر کے جملہ افراد خلافت کے وقار کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کو تیار ہیں۔ اور منافقین کے بے بنیاد دعاوی اور دھمکیوں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (شیخ حسن)

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے خلاف مسٹر ستیہ مورتی کی غضبناکی

مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے مسٹر ستیہ مورتی نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ کی اس تقریر کے خلاف جو انہوں نے امپیریل کانفرنس کے موقع پر ابھی حال میں لندن میں کی ایک تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے۔ اور وجہ صرف یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے سر محمد ظفر اللہ نے ہندوستان کے جذبات کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔ حالانکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے۔ تو اب تک جتنی بار امپیریل کانفرنس کا لندن میں انعقاد ہوا۔ اور ہندوستان کے سرکاری نمائندگان نے جتنی تقریریں کیں۔ ان سے اگر مقابلہ کیا جائے تو ہر شخص یہ محسوس کرے گا۔ کہ سر محمد ظفر اللہ نے اپنے اعلےٰ مرتبہ کی حدود میں رہ کر ہندوستان کے تمام کروڑ نفوس کے مطالبات کو خود برطانیہ کے قصر امپیریلزم میں کھڑے ہو کر جس بے باکی اور قابلیت سے ظاہر کیا ہے۔ وہ خود مسٹر ستیہ مورتی کے بس کی بات نہ تھی پھر یہ کہ سر محمد ظفر اللہ نے مادر وطن کی آزادی اور کامل خودمختاری کے لئے جو اپیل کی۔ وہ اگر کسی کانگرسی شخص کے منہ سے نکلتی تو ہندوستان کا تمام ہندو اور قومی پریس تعریف و توصیف کی صدا ؤں سے گونجنے لگتا۔ مسٹر گاندھی نے جب تک سوراج کے مفہوم کو گول رکھا۔ اس وقت تک کانگرس اپنے بلند بانگ دعاوی کا جتنا ڈھنڈورا چاہتی پیٹتی۔ مگر جب خود گاندھی جی اپنی مستعدی ظاہر کر چکے ہوں کہ اگر درجہ مستعمرات عطا کر دیا جائے تو وہ قبول کر لیں گے تو کانگرس یا مسٹر ستیہ مورتی کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ اگر سر محمد ظفر اللہ آزاد ہندوستان کو برطانوی کامن ویلتھ میں مساوی حیثیت سے شریک رہنے کا خیال ظاہر کریں تو انہیں ہدف ملامت بنایا جائے لیکن

سچ تو یہ ہے کہ کانگرسی ارکان کی شخصیت پرستی اب اس درجہ بڑھ گئی ہے کہ گاندھی جی جو بات کہدیں وہ اس کے برعکس ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اگر کوئی دوسرا انہی خیالات کا اظہار کرے تو وہ حقیقت سے عاری ہے۔ اور پھر اگر کوئی مسلمان اس بات کا اعادہ کرے تو وہ سب و شتم کا مستحق ہے ٹوڈی ہے اور سرکار پرست ہے۔ برادران وطن کی فرقہ پرستی کو کون نہیں جانتا۔ کہ جس وقت تک سر فضل حسین مرحوم بقید حیات رہے۔ ہندو پریس نے انہیں فرقہ پرور اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ سے یاد کیا۔ اور ان کے مقابلہ میں سر سکندر حیات خان کی غیر فرقہ پروری اور بے تعصبی کی تعریف و توصیف کی۔ لیکن جیسے ہی سر سکندر حیات خان نے سر فضل حسین مرحوم کی جگہ لی۔ وہ برادران وطن کی نظروں میں خار بن گئے گویا۔ آج ہندوستان کا کون سا کانگرسی یا ہندو اخبار ایسا ہے۔ جو ان کی ہر بات کو خواہ کیسی ہی صداقت اور راست بازی پر مبنی کیوں نہ ہو۔ قابل اعتراض نہ خیال کرے حالانکہ انہوں نے وہی کیا۔ جو اب خود کانگرس دوسرے صوبوں میں انجام دینے والی ہے۔ مسٹر جناح اور مسلم لیگ کو پنڈت جواہر لال نہرو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس کی سیاست میں زمین و آسمان کا فرق ہے مسلم لیگ کو سرکار پرستوں کی جماعت کہا جاتا ہے۔ اور اس کے صدر مسٹر جناح کو جس نے مرکزی اسمبلی میں رہ کر ملک کی وہ خدمت انجام دی۔ جو خود بلبھ بھائی ڈیسائی بھی نہ کر سکے۔ اور اسمبلی کے تمام کانگرسی اپنے دلوں میں اس کے معترف ہیں۔ مگر آج انہی جناح کو جن کی وطن کوشی اور آزادی خیالات کے خود ہندوستان ٹائمز،

گن گایا کرتا تھا۔ وہی اخبار طرح طرح کے اتہامات ان کے خلاف تراشتا رہتا ہے۔ کیا برادرانہ جذبہ کو ترقی دینے کے یہی طریق ہیں

چند حقائق کا انکشاف

پنجاب اسمبلی میں ابھی مطالبات زر کے سلسلے میں جب کہ کابینہ نے ممبران اسمبلی کے لئے الاؤنس کی رقم بیس روپیہ سے ساڑھے بائیس روپیہ کر دی تو کانگرسی اراکین نے ملک کے افلاس و غربت کے پیش نظر اس اضافہ پر سخت نکتہ چینی کی۔ لیکن جبکہ راجہ غضنفر علی نے کہا۔ کہ مرکزی اسمبلی میں جہاں کہ کانگرس کی جماعت کو اتنی قدرت اور اکثریت حاصل تھی۔ کہ وہ اپنی کسی بھی اہم تحریک کو کامیاب بنا سکتی یہ کبھی نہ سوچا۔ کہ مرکزی اسمبلی کے ممبران کے پچیس روپیہ روزانہ کے الاؤنس کو کم کراتی۔ آج کانگرسی اکثریت والے صوبوں میں کانگرسی وزراء کے پانچسو روپے ماہانہ مشاہرہ کے تعین ہونے پر اخبارات کانگرسی وزراء کے ایثار کی خوب دھوم دھام مچا رہے ہیں۔ مگر کسی نے سر سکندر حیات خان کے جذبہ خدمت و ایثار کی تعریف نہ کی۔ کہ انہوں نے چھ ہزار روپے کے جلیل القدر منصب کو چھوڑ کر اپنے صوبہ کی اصلاح و خدمت پر کمر باندھی۔ اور کئی ہزار روپیہ ماہانہ کے مالی نقصان کی پرواہ نہ کی۔ کاش کانگرس پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھتی پھر دوسرے کی آنکھ کے تنکے پر نظر ڈالتی۔ (انقلاب ۲۵ جولائی)

تمغہ تاجپوشی جناب ماسٹر خیر الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ اردو نارمل سکول امراؤتی علاقہ برار کو گورنمنٹ نے تمغہ تاجپوشی عطا فرمایا ہے
خاکسار سراج الدین ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۴۸۲۰ منکہ شیخ غلام رسول ولد شیخ رلدو قوم خوجہ پیشہ تجارت دکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن گنگھیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ر مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری مندرجہ ذیل جائیداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اول۔ایک مکان خام واقعہ ہیرودال ڈاکخانہ خاص تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰ روپے تک ہے۔

دوم۔ایک دکان خام واقعہ گنگھیالیاں ضلع سیالکوٹ جہاں میری اس وقت سکونت ہے موجود ہے۔اس کی مالیت بھی اندازاً ۲۰۰ روپے تک ہے۔ ان ہر دو مکانات کی مجموعی قیمت موجودہ وقت قریباً ۴۰۰ روپے ہوتی ہے۔اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۴۰ روپے بتفصیل ذیل ادا کروں گا۔مکان واقعہ ہیرودال میں عنقریب فروخت کرنے والا ہوں۔اس کی جس قدر بھی قیمت مذکورہ بالا اندازہ کے مطابق یا اس سے جس قدر زیادہ وصول ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ۲۰ روپے یا زیادتی کی مناسبت سے جسقدر بھی ۱/۱۰ حصہ ہوا یکمشت ادا کردوں گا۔اور دکان واقعہ گنگھیالیاں کا ۱/۱۰ حصہ ۲۰ روپے باقساط دو سال تک ادا کردوں گا۔

سوم:-میری ماہوار آمد بصورت تجارت جس پر میرا گزارہ ہے اس وقت پندرہ روپے ماہوار کا اندازہ ہے۔ جو سالانہ مبلغ ۱۸۰ روپے ہوتے ہیں۔اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ مبلغ ۱۸ روپے سالانہ بفضل خدا ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر میری آمد میں ترقی ہوتی گئی۔تو اسی نسبت سے وصیت میں اضافہ انشاء اللہ کرتا رہوں گا۔اور پہلے میرا چندہ عام ۵ سالانہ ہے۔اب ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے وصیت کے بعد ۱۸ سالانہ ادا کیا کروں گا۔چندہ شرط اول عنقریب جماعت کے چندہ کے ساتھ ارسال ہوگا۔نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ ثابت ہو۔تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ جائز وارث ہوگی۔جس کی ادائیگی کے میرے وارث ذمہ دار ہوں گے۔

والسلام ۱۷ ر مئی ۱۹۳۶ء

العبد:-شیخ غلام رسول دکاندار گنگھیالیاں ضلع سیالکوٹ بقلم خود

گواہ شد:-سید نذیر حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنگھیالیاں بقلم خود

گواہ شد:-سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔

۴۸۳۳ منکہ عظیم الدین ولد مولوی کریم الدین صاحب قوم شیخ پیشہ سوداگر چرم عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۳۳ء ساکن ساہیوال ضلع سرگودھا۔بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ ر جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد ایک رہائشی مکان میرے بھائی کے ساتھ مشترکہ واقعہ ساہیوال ضلع سرگودھا ہے۔ جس کی اندازاً قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔لیکن میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔جو کہ مبلغ پچاس روپے ماہوار ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ماہ بماہ بمد حصہ آمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔کہ میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا لہٰذا یہ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان بحق کردی ہے۔

العبد:-عظیم الدین سوداگر چرم بقلم خود حال حیدر آباد سندھ خلیلی

گواہ شد:-خواجہ صدیق احمد سیٹھی احمدی سوداگر چرم حیدر آباد سندھ خلیلی بقلم خود

گواہ شد:-فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود

۴۸۳۴ منکہ خاتون بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم شیخ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۳۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ر جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔میری وفات کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی ایسی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میرا مہر مبلغ پانچسو روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ایک جوڑا کلپ جسکی قیمت ۳۰/۱۳ ہے ایک جوڑی

۴ کنال قطعے جس کی قیمت -/۱۱/۳۷ کل رقم -/۸/۵۷۶ بنتی ہے۔ العبد:-خاتون بیگم بقلم خود محلہ دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد:-شیخ محمد حسین خاوند موصیہ محلہ دارالسعۃ قادیان۔ گواہ شد:-شیخ عابد علی سردبیر تحریک جدید قادیان

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑہ دو کنال جانب غربی متصل کوٹھی سرچوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر دوسرا ٹکڑا ۱۸ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑے کے آگے راستہ موجود ہے۔جو سرچوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی کے پاس سے گذرتا ہے۔قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے۔خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

چوہدری غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

"کہاں جارہی ہو بہن ہنکارا"
"کیا بتاؤں بوا ہنکارا۔چند روز سے منے کی آنکھیں ایسی دُکھنے آئیں کہ سوچ کر کیا ہوگئیں لاکھوں جتن کئے مگر بے سود۔اس کی بے قراری دیکھی نہیں جاتی۔اسی پریشانی میں نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین نگوڑی زندگی اجیرن ہوگئی حکیموں اور ڈاکٹروں کے پاس دوڑتے دوڑتے ہر یان پاؤں میں چھالے بھی پڑ گئے

بوا ہنکارا۔بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔بھاڑ میں ڈال ان تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کی دواؤں کو۔قادیان سے سرمہ نور منگا سرمہ نور۔ دنیا اس کے فوائد اور بیشمار خوبیوں کو مان چکی ہے۔بڑے بڑے حکیم اور چوٹی کے ڈاکٹر اس کے گرویدہ ہوگئے ہیں

بوا ہنکارا۔کیا تم سچ کہتی ہو؟ کیا سچ مچ میرے منے کی آنکھیں اچھی ہوجائیں گی؟

بوا ہنکارا۔بھلا مجھے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ؟ اری کمبخت اسی سرمہ کی تو دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے۔اسی لئے دنیا اسے سرموں کا سرتاج کہتی ہے۔ہزاروں کو فائدہ ہوچکا ہے۔چند دن ہوئے میں نے اخبار الفضل میں قادیان کے واجب التعظیم بزرگوں اور دنیا کے مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کے سارٹیفکیٹ پڑھے تھے۔یہ معزز اور پڑھے لکھے آدمی کیا یونہی تعریف کرتے ہیں۔اب تو سمندر پار کے لوگ بھی اسے منگوانے لگے ہیں۔میرا خیال ہے صرف ایک ہی دن سرمہ نور کے استعمال سے آرام معلوم ہوگا اور چند دن لگانے سے تیرا منا کھیلنے کودنے لگے گا۔قیمت فی تولہ دو روپے ۱/۸ تین ماشہ عہ

ملنے کا پتہ **مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارہ والی مسجد قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۸ جولائی - مولوی ظفر علی خان نے مرکزی اسمبلی کے اجلاس کے لئے مساجد کے متعلق چند سوالات کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں دریافت کیا گیا ہے کہ کیا حکومت ان مسجدوں کو جو دوسری قوموں کے پاس چلی گئی ہیں۔ مسلمانوں کو واپس کرنے پر غور کرے گی۔

نانکن ۲۸ جولائی - چین اور جاپان کے درمیان تصادم کے اختتام کا کوئی امکان نہیں۔ چین نے جاپان کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ الٹی میٹم کی میعاد ختم ہو گئی ہے مرکزی حکومت نے پیپنگ کے گورنر کو آخری دم تک امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ فوجی حکام فوجوں کو شمالی چین میں بھیجنے کے لئے ٹرینیں تیار کر رہے ہیں۔

انقرہ ۲۸ جولائی - جزیرہ سسلی سے لے کر ساحل طرابلس تک اطالوی جنگی آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں جاری ہیں بحیرہ روم کے مغربی حصوں میں بھی اطالوی جہاز سرگرم عمل ہو رہے ہیں لیکن حکومت ترکیہ نے اطالیہ کو ایک یادداشت روانہ کی ہے کہ اگر اطالوی جہازوں نے بغیر اجازت کے بحر ایجین میں نقل و حرکت کی۔ تو درِ دانیال اس کے جہازوں کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

برلن ۲۸ جولائی - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرمنی کے وزیر جنگ نے ایک جدید حکم کے ذریعہ بحری بری یا فضائی محکموں میں کام کرنے والے جرمن فوجیوں کو غیر ملکیوں سے دوستانہ اور ذاتی تعلقات قائم کرنے کی قطعی ممانعت کر دی ہے اس حکم کا اعلان سرکاری اخبار میں کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۸ جولائی "پرتاپ" ۳۰ جولائی لکھتا ہے۔ کہ جسٹس جئے لال جج ہائی کورٹ عنقریب ریٹائر ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ۔ دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل کو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جائے گا۔ دیوان رام لال کی جگہ آنریبل میاں عبدالحی وزیر تعلیم ایڈووکیٹ جنرل بنا دئے جائیں گے۔ اور میاں عبدالعزیز بیرسٹر کو وزیر تعلیم بنا دیا جائے گا۔

شملہ ۲۸ جولائی - بعد تحقیقات معلوم ہوا ہے۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کی جگہ سر ہنری کریک پنجاب کے گورنر ہونگے۔

لکھنؤ ۲۸ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے اس بات کے متعلق احکام جاری کر دئے ہیں۔ کہ سرکاری ملازموں پر یہ پابندی عاید تھی۔ کہ وہ کانگرس کے کسی جلسہ یا جلوس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اب اس پابندی کے ارتفاع کے لئے تمام اضلاع کے افسروں کے نام ہدایات ارسال کر دی گئی ہیں

لنڈن ۲۹ جولائی - آئرلینڈ کے علاقہ السٹر سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ کل شاہ جارج جشن تاج پوشی میں شمولیت کے لئے السٹر کے دارالحکومت بلفاسٹ گئے۔ وہاں انقلاب پسندوں نے بمباری سے پل اور چوکیاں اڑا دیں۔ تاکہ عام لوگ جشن میں شامل نہ ہوں بہت سے آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں جشن ملتوی نہیں کیا گیا۔

مدراس ۲۹ جولائی - مدراس کی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج سے ضلع سیلم میں دیسی یا غیر ملکی شراب کی ممانعت کی جاتی ہے۔ اس ضلع میں شراب کی ممانعت سے گیارہ لاکھ کی آمدنی کم ہو جائے گی۔ لیکن وزارت تمام صوبہ میں شراب کی ممانعت کرنا چاہتی ہے۔ اس صورت میں صوبہ کی آمدنی میں پانچ کروڑ کی کمی واقع ہو جائیگی

لکھنؤ ۲۹ جولائی - چوہدری خلیق الزمان لیڈر یو۔پی مسلم لیگ پارٹی نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس اور لیگ کے درمیان مصالحت کی جو گفتگو ہو رہی تھی وہ ناکام رہی ہے کانگرس پارٹی نے اپنے ڈھب کے دو مسلمان وزیر منتخب کر لئے ہیں۔ ایک پہلے سے کانگرسی تھے۔ دوسرے نے ابھی مسلم لیگ سے علیحدہ ہو کر کانگرس کا جامہ پہنا ہے۔

شملہ ۲۹ جولائی - پنجاب کے وزیروں کے پارلیمنٹری سکرٹریوں کی تنخواہ ۶۰۰ روپے ماہوار اور تین سو روپے ماہوار الاؤنس ملے گا گویا سالانہ خرچ ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہو گا۔

کٹک ۲۹ جولائی - اڑیسہ اسمبلی کے سپیکر کی تنخواہ ۴۰۰ روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے سپیکر نے اسے منظور کر لیا ہے۔ ایک دو دن میں بل پیش کر دیا جائے گا۔

واشنگٹن ۲۸ جولائی - اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز ہے کہ خلیج پانامہ کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ تاکہ جہازوں کی آمد و رفت میں سہولت ہو۔ اس سکیم کی تکمیل پر تیس کروڑ زیادہ پونڈ خرچ ہونگے۔

کلکتہ ۲۹ جولائی - اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے استفسار پر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے اس سوال کا کہ کیا کسی خطاب یافتہ کو پارٹی میں شامل کیا جائے یا نہیں یہ جواب دیا کہ میں نے ہدایت کی ہے کہ کسی خطاب یافتہ شخص کو کانگرس کے نزدیک نہ آنے دیا جائے۔ اگر ایسا کوئی شخص شامل ہونا چاہئے۔ تو پہلے خطاب ترک کرے

پٹنہ ۲۹ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بہار نے احکام جاری کر دئے ہیں۔ کہ کسانوں کے ذمہ زمینداروں اور تعلقہ داروں کا جو مالیہ باقی ہے اس کی وصولی دسمبر تک نہیں ہو سکتی یعنی حکومت نے قانوناً اس وقت تک اس کی وصولی کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۹ جولائی - سر تھامس انسکپ وزیر دفاع نے دارالعوام میں بعض استفسارات کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ کی حربی تیاریوں کی ترقیات کا مرقع پیش کیا اور کہا۔ کہ برطانیہ ہر قسم کے حادثہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

شنگاگو ۲۹ جولائی - شنگاگو میں لوہے کے ۲۷ کارخانوں میں ۷۵ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ہڑتالی بالکل پُرامن ہیں۔ پولیس نے ایک ہزار ہڑتالیوں پر جو ایک کارخانہ کی طرف مارچ کر رہے تھے۔ گولی چلا دی جس کی وجہ سے ۴ مزدور ہلاک اور ۸۰ زخمی ہوئے۔

روما ۲۹ جولائی - مسولینی نے فسطائیت کے مخالف یہودیوں کو اٹلی سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ یہودی اپنی جائدادیں فروخت کر رہے ہیں ایک گروپ امریکہ روانہ ہو گیا ہے۔

امرت سر ۲۸ جولائی - گیہوں حاضر ۴ روپے ۳ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۴ آنے

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے مشہور اخبار نویس محمد علی طاہر نے اخبار "الشباب" میں تقسیم فلسطین پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا ہے "فلسطین کے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ حکومت مجوزہ تقسیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جبر و تشدد کا فیصلہ کر چکی ہے۔ لیکن حکومت کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ فلسطین کے عرب جو باعزت موت کو ذلت آمیز زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اب مالٹا اور قبرص کے نام سے مرعوب نہیں ہو سکتے۔

مدراس ۲۹ جولائی - حکومت مدراس نے صوبہ کے تمام اخبارات کی وہ ضمانتیں واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو گذشتہ حکومت نے ان سے لی تھیں۔

[illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی